حضرت یوسفؑ سے مشابہت:-

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس صاحبِ امرؑ میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہو گی۔ میں (راوی) نے عرض کیا: گویا آپؑ اُنؑ کی غیبت یا حیرت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ غور کرو کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباط تھے اولادِ انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسفؑ کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب

بالآخر یوسفؑ کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرتؑ اُن کے بھائی تھے، مگر جب تک حضرت یوسفؑ نے اُن سے تعارف نہیں کرایا، وہ لوگ انہیں پہچان نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ نے جب یہ کہا کہ میں یوسفؑ ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اِس اُمت متحیرہ کو اس امر سے کیوں انکار ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک مدت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسفؑ تو مصر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انہیں حضرت یوسفؑ کی جائے سکونت کا علم ہو جائے تو وہ اس پر قادر تھا۔ خدا کی قسم، جب حضرت یعقوبؑ کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نو دن میں مصر پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجتؑ کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ کیا تو اِس میں اِس اُمت کو کیوں انکار ہے، ہو سکتا ہے کہ تمہارا صاحبِ الامرؑ ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے اُن کے ساتھ بیٹھے اُٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں، جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کرا دو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو حکم دیا (انہوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے اُن سے کہا: ارے تم ہی یوسفؑ ہو؟ انہیںؑ نے کہا: ہاں! میں ہی یوسفؑ ہوں۔

غیبتِ طویل و غیبتِ قصیر:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امامِ قائمؑ کیلئے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل اور دوسری قصیر، پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپؑ کے مخصوص شیعوں کو آپؑ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہو گا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپؑ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپؑ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہو گا۔

امام قائمؑ کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے:-

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ صاحبِ امرؑ کیلئے دو غیبتیں ہوں گی۔ وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو اُن کیلئے کسی کی بیعت نہ ہو گی بلکہ اُنکی بیعت کی جائے گی۔

دورِ غیبت میں لوگوں کے اقوال:-

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امامِ قائمؑ کیلئے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہاں تک کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہو گئے اور کسی کو علم نہیں وہ کس وادی میں جا پہنچے۔

چند علامتیں قبل از ظہور:-

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قائمِ آلِ محمدؑ کیلئے دو غیبتیں ہوں گی، اُن میں سے ایک دوسری سے طویل ہو گی۔ اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہو گا جب تک کہ بنی فلاں میں تلوار نہ چلے حلقہ

تنگ نہ ہو جائے، سفیانی خروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہو جائیں اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ بھاگ کر حرمِ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔

مدعیٔ امامت سے سوال:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس صاحبِ الامرؑ کیلئے دو غیبتیں ہوں گی، اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے کہ وہ کسی وادی میں چلے گئے۔

میں (راوی) نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟

امامؑ نے فرمایا: اس دور میں اگر کوئی مدعیٔ امامت آئے تو اُس سے اُن امور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کیلئے لازمی و ضروری ہیں۔

بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صاحبِ الامرؑ کا ایک گھر ہے جس کو "بیت الحمد" کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپؑ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپؑ تلوار لے کر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا، کبھی نہ بجھے گا۔

(بِحَارُالاَنوار، جلد12(اردو)، جلد52-53(عربی))